سوال

(202) سیدنا عمر رضی اللہ عنہ اور دریائے نیل

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاته

کیا یہ واقعہ صحیح ہے کہ دریائے نیل نے جب بہنا بند کردیا تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اس کی طرف خط لکھا تھا۔ جب دریائے نیل میں آپ کا خط ڈالا گیا تو دریا کا پانی دوبارہ جاری ہوگیا۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته!

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

یہ واقعہ ''ابن لهیعة عن قیس بن حجاج عمن حدثه ''کی سند کے ساتھ درج ذیل کتابوں میں مذکور ہے : فتوح مصر لابن عبد الحکم (ص ۱۵۰، ۱۵۱) کتاب العضمة لابی الشیخ (۴ ۱۴۲۴، ۱۴۲۵ ح۹۳۷) شرح اعتقاد اهل السنة والجماعة للالکائی (۲ ۴۰۱ ح۶۷ کرامات) وکرامات اولیاء اللہ (۶۶) [وتفسیر ابن کثیر (۳ ۴۶۴، السجدة : ۲۷) ومسند الفاروق (۱ ۲۲۳، ۲۲۴) البدایه والنهایه (۱ ۲۳)]

اس سند میں عبد اللہ بن الهیعه مدلس راوی ہے۔ (طبقات المدلسین ۱۴۰ ۵)

اور روایات معنعن ہے۔ قیس بن الحجاج تبع تابعی ہے۔ اس کے استاد کا نام معلوم نہیں ہے لہٰذا یہ سند ظلمات (میں سے) ہے۔

خلاصة القصه : اس قصے کا خلاصہ یہ ہے کہ جب مصر فتح ہوا تو لوگوں نے سدینا عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے کہا : یہ ہمارا (دریائے) نیل اس سال صرف اسی وقت پانی سے چلے گا جب اس مہینے کی گیارہویں رات کو ایک لڑکی اس میں پھینکی جائے گی۔ تو سیدنا عمرو رضی اللہ عنہ نے فرمایا : اسلام میں ایسا نہیں ہوسکتا۔ پھر انہوں نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو خط لکھا تو امیر المومنین نے جواب میں ایک رقعہ بھیجا جس پر لکھا ہوا تھا : ''اللہ کے بندے عمر کی طرف سے دریائے نیل کی طرف! اگر تو خود بخود بہتا تھا تو نہ بہ اور اگر تجھے بہانے والا اللہ ہے تو میں اللہ واحد قہار سے دعا کرتا ہوں کہ تجھے چلا دے۔'' جب رقعہ دریا میں ڈالا گیا تو وہ دس ہاتھ بلند ہو کر بہنے لگا۔

خلاصة التحقیق : یہ روایت ضعیف و مردود ہے لہٰذا یہ سارا قصہ بے بنیاد و باطل ہے۔

ھذا ما عندي والله أعلم بالصواب

[فتاویٰ علمیہ (توضیح الاحکام)](#)

ج2ص471

محدث فتویٰ